Lesson 2: Ale Imraan (Ayaat 14 - 22): Day 128 سُوۡرَۃُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالۡبَنِيۡنَ

زُيِّنَ	لِلنَّاسِ	حُبُّ	الشَّهَوٰتِ	مِنَ	النِّسَآءِ	وَالۡبَنِيۡنَ
زینت دی گئی	واسطے لوگوں کے	محبت	خواہشوں کی	سے	عورتوں	اور بیٹوں

لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے

وَالۡقَنَاطِيۡرِ الۡمُقَنۡطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالۡفِضَّةِ وَالۡخَيۡلِ الۡمُسَوَّمَةِ

وَالۡقَنَاطِيۡرِ	الۡمُقَنۡطَرَةِ	مِنَ	الذَّهَبِ	وَالۡفِضَّةِ	وَالۡخَيۡلِ	الۡمُسَوَّمَةِ
اور خزانے	اکٹھے کیے ہوئے	سے	سونے	اور چاندی	اور گھوڑے	نشان کیے ہوئے

اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے

وَالۡاَنۡعَامِ وَالۡحَرۡثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ

وَالۡاَنۡعَامِ	وَالۡحَرۡثِ	ذٰلِكَ	مَتَاعُ	الۡحَيٰوةِ	الدُّنۡيَا	وَاللّٰهُ	عِنۡدَهٗ
اور چارپائے	اور کھیتی	یہ	فائدہ ہے	زندگی	دنیا کا	اور اللہ	نزدیک اسکے ہے

اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہے۔ (مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں۔ اور اللہ کے پاس بہت اچھا

حُسۡنُ الۡمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ بِخَيۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ ؕ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا

حُسۡنُ	الۡمَاٰبِ	قُلۡ	اَؤُنَبِّئُكُمۡ	بِخَيۡرٍ	مِّنۡ	ذٰلِكُمۡ	لِلَّذِيۡنَ	اتَّقَوۡا
اچھی	جگہ پھر جانے کی	کہہ	کیا خبر دوں میں تم کو	ساتھ بہتر کے	سے	اس	واسطے ان لوگوں کے کہ	پرہیزگاری کرتے ہیں

ٹھکانا ہے ﴿۱۴﴾ (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ بھلا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو۔ (سنو) جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لیے

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا

عِنۡدَ	رَبِّهِمۡ	جَنّٰتٌ	تَجۡرِىۡ	مِنۡ تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ	خٰلِدِيۡنَ	فِيۡهَا
نزدیک	ان کے رب کے	جنتیں ہیں	چلتی ہیں	نیچے جن کے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	بیچ ان کے

اللہ کے ہاں باغات (بہشت) ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ ۚ

وَاَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّرِضْوَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِالْعِبَادِ
اور بیبیاں ہیں	پاک کی ہوئیں	اور رضامندی	طرف سے	اللہ کی	اور اللہ	دیکھنے والا ہے	ساتھ بندوں کے

اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) اللہ کی خوشنودی ۔ اور اللہ (اپنے نیک) بندوں کو دیکھ رہا ہے (۱۵)

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

اَلَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اِنَّنَآ	اٰمَنَّا	فَاغْفِرْ لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَقِنَا	عَذَابَ
وہ لوگ جو	کہتے ہیں	اے رب ہمارے	بیشک ہم	ایمان لائے	پس بخشش واسطے ہمارے	گناہ ہمارے	اور بچا ہم کو	عذاب

جو اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب

النَّارِ ﴿۱۶﴾ ۚ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ

النَّارِ	اَلصّٰبِرِيْنَ	وَالصّٰدِقِيْنَ	وَالْقٰنِتِيْنَ	وَالْمُنْفِقِيْنَ
آگ کے سے	وہ جو صبر کرنے والے ہیں	اور سچے	اور فرمانبرداری کرنے والے	اور خرچ کرنے والے

سے محفوظ رکھ (۱۶) یہ وہ لوگ ہیں جو (مشکلات میں) صبر کرتے اور سچ بولتے اور عبادت میں لگے رہتے اور (راہ اللہ میں) خرچ کرتے

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ	بِالْاَسْحَارِ	شَهِدَ	اللّٰهُ	اَنَّهٗ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
اور بخشش مانگنے والے	بیچ پچھلی رات کے	گواہی دی	اللہ نے	یہ کہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ

اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں (۱۷) اللہ تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ	وَاُولُوا الْعِلْمِ	قَآئِمًا	بِالْقِسْطِ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْعَزِيْزُ
اور گواہی دی فرشتوں نے	اور اہل علم نے	حاکم ہے	ساتھ انصاف کے	نہیں ہے	کوئی معبود	مگر	وہ	غالب ہے

اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) اُس غالب حکمت والے کے سوا

الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ؕ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ

الْحَكِيْمُ	اِنَّ	الدِّيْنَ	عِنْدَ	اللّٰهِ	الْاِسْلَامُ	وَمَا	اخْتَلَفَ
حکمت والا	بیشک	دین	نزدیک	اللہ کے	اسلام ہے	اور نہیں	اختلاف کیا

کوئی لائق عبادت نہیں (۱۸) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔ اور اہل کتاب نے جو (اس

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْيًا	بَيْنَهُمْ
ان لوگوں نے کہ	دیے گئے	کتاب	مگر	پیچھے	اس کے کہ	آیا ان کے پاس	علم	سرکشی سے	درمیان اپنے

دین سے) اختلاف کیا تو علم حاصل ہونے کے بعد آپس کی ضد سے کیا۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (19) فَاِنْ

وَمَنْ	يَّكْفُرْ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ	الْحِسَابِ	فَاِنْ
اور جو کوئی	کفر کرے	ساتھ نشانیوں	اللہ کے	پس بیشک	اللہ	جلد لینے والا ہے	حساب	پس اگر

اور جو شخص اللہ کی آیتوں کو نہ مانے تو اللہ جلد حساب لینے والا (اور سزا دینے والا) ہے (19) (اے پیغمبر)

حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ

حَآجُّوْكَ	فَقُلْ	اَسْلَمْتُ	وَجْهِيَ	لِلّٰهِ	وَمَنِ	اتَّبَعَنِ	وَقُلْ
جھگڑیں تجھ سے	پس کہہ	مطیع کیا میں نے	منہ اپنا	واسطے اللہ کے	اور جو کوئی	پیروی کرے میری	اور کہہ

اگر یہ لوگ تم سے جھگڑنے لگیں تو کہنا کہ میں اور میرے پیرو تو اللہ کے فرمانبردار ہو چکے۔ اور اہل کتاب اور ان پڑھ

لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ

لِّلَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	الْاُمِّيّٖنَ	ءَاَسْلَمْتُمْ	فَاِنْ	اَسْلَمُوْا	فَقَدِ
واسطے ان لوگوں کے کہ	دی گئی انکو	کتاب	اور	ان پڑھوں کو	کیا تم نے بھی مطیع کیا	پس اگر	مطیع کریں	پس تحقیق

لوگوں سے کہو کہ کیا تم بھی (اللہ کے فرمانبردار بنتے اور) اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بیشک

اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ (20) ع

اهْتَدَوْا	وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِالْعِبَادِ
راہ پاویں	اور اگر	پھر جائیں	پس سوائے اسکے نہیں کہ	اوپر تیرے	پہنچا دینا ہے	اور اللہ	دیکھنے والا ہے	ساتھ بندوں کے

ہدایت پالیں اور اگر (تمہارا کہا) نہ مانیں تو تمہارا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے اور اللہ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے (20)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	وَيَقْتُلُوْنَ	النَّبِيّٖنَ	بِغَيْرِ حَقٍّ
بیشک	جو لوگ کہ	کافر ہوئے	ساتھ نشانیوں	اللہ کے	اور مار ڈالتے ہیں	پیغمبروں کو	ناحق

جو لوگ اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں

وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

وَّ	يَقْتُلُوْنَ	الَّذِيْنَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْقِسْطِ	مِنَ	النَّاسِ	فَبَشِّرْهُمْ
اور	مارڈالتے ہیں	ان لوگوں کو جو	حکم کرتے ہیں	ساتھ انصاف کے	سے	لوگوں میں	پس خبر دے ان کو

اور جو انصاف (کرنے) کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی مار ڈالتے ہیں اُن کو دکھ دینے والے عذاب کی

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

بِعَذَابٍ	اَلِيْمٍ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فِي	الدُّنْيَا
ساتھ عذاب	درد دینے والے کے	یہ لوگ	وہ ہیں کہ	ناپید ہوئے	اعمال ان کے	بیچ	دنیا کے

خوشخبری سنا دو ﴿۲۱﴾ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اعمال دُنیا اور آخرت دونوں میں

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

وَالْاٰخِرَةِ	وَمَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِيْنَ				
اور آخرت کے	اور نہیں ہے	واسطے ان کے	کوئی	مدد دینے والا				

برباد ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں (ہوگا) ﴿۲۲﴾

سبق کا خلاصہ:

آج کی آیات میں اللہ میں انسانی فطرت کی بات کی ہے۔ اللہ نے اس دنیا میں انسان کی ضرورت کی چیزیں رکھیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ انسان ان چیزوں سے فائدہ اُٹھاتا۔ مثال کے طور پر جیسے اللہ نے کھانے پینے کی چیزیں پیدا کیں تو کھانے والا بھی چاہیئے تھا اور کھانے کی خواہش بھی۔ اللہ نے ریشم کے کیڑے کو پیدا کیا تو اُس ریشم کو پہننے والے انسان اور پہننے کی خواہش بھی پیدا کی۔ کائنات میں اللہ نے ہر طرف حسین مناظر پیدا کئے تو اُن کو دیکھنے اور پسند کرنے والی آنکھ بھی چاہیئے تھی۔ تو گویا کہ اللہ نے جب یہ کائنات بنائی تو ہماری فطرت میں کچھ چیزیں ڈال دیں۔

اللہ نے ہمیں پیدا کیا کہ ہم اس کائنات کی چیزوں سے فائدہ اُٹھائیں تا کہ کائنات کا نظام چلتا رہے ہم یہاں کھائیں پیئیں اور خوش رہیں۔

آج ہم دیکھیں گے کہ انسانی فطرت اور دین کے تقاضے کیسے پورے کریں۔ آج ہمیں اس سوال کا جواب ملے گا کہ دین کے ساتھ دنیا بھی رکھیں؟ اور اس کا کیا طریقۂ کار ہے؟

جب دین اور دنیا کا ٹکراؤ ہو تو ہمارا جھکاؤ کس طرف ہونا چاہیۓ؟ ہم فطرت کے تقاضے پورے کریں لیکن اس میں کھو کر نہ رہ جائیں۔ آج ہم یہ بھی پڑھیں گے کہ جنّتیوں کو اللہ کے چہرے کا دیدار نصیب ہو گا۔ جنّت کو پانے کے لئے کچھ خصوصیات اور خوبیاں لازمی ہیں۔ آج کے سبق میں ہم ایک سب سے بڑی گواہی اور گواہ کا تذکرہ بھی پڑھیں گے۔ اور یہ بھی کہ کچھ لوگ آخر موقع ملنے کے باوجود بھی علم حاصل کیوں نہیں کرتے؟

ضدّ پر کیوں آجاتے ہیں؟ جب لوگ دین کے نام پر ہم سے بحثیں کریں تو ہمیں کیا کرنا چاہیۓ؟

آج کے سبق میں ہم دیکھیں گے کہ جن لوگوں نے دین پر چلنے والوں کو تنگ کیا، نیک لوگوں پر ظلم کیئے اُن کا انجام کیا ہوُا؟

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ خوشنما معلوم ہوتی ہے (اکثر) لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی (مثلاً) عورتیں ہوئیں بیٹے ہوئے لگے ہوئے ڈھیر ہوئے سونے اور چاندی کے. نمبر (یعنی نشان) لگے ہوئے

گھوڑے ہوئے (یا دوسرے) مویشی ہوئے اور زراعت ہوئی (لیکن) یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور انجامِ کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ (۱۴)

یہ سب تو دنیا کی چھوٹی چیزیں ہیں۔ اصل متاع اور اجر تو اللہ کے پاس ہے۔ یہ ایسے ہی ہے کہ کوئی آپ کو سوٹ دے اور آپ کہیں یہ تو بہت خوبصورت ہے تو وہ آگے سے کہے کہ یہ تو کچھ بھی نہیں میرے پاس تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت سوٹ ہے۔ آپ آگے سے کہیں کہ اچھا وہ دِکھاؤ۔ انسان کی فطرت میں یہ بات ہے کہ وہ آگے کی بات بھی جاننا چاہتا ہے۔

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾

آپ فرما دیجئیے کیا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو (بدرجہا) بہتر ہو ان چیزوں سے (سو سنو) ایسے لوگوں کے لیے جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں ان کے مالک (حقیقی) کے پاس ایسے ایسے باغ ہیں جن کے پائیں میں نہریں جارہی ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور (ان کے لیے) ایسی بیبیاں ہیں جو صاف ستھری کی ہوئی ہیں اور (ان کے لیے) خوشنودی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھتے ہیں (بھالتے) ہیں بندوں کو۔

آخرت کی چیز سب کو نہیں ملے گی۔ وہ جو شاعر نے کہا ہے کہ؛

اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

پورا طریقۂ کار اور تفصیل بتادی گئی ہے۔ نیک لوگوں کو ملے گی۔ بہت خوبصورت جگہ جنّت ہے۔ اپنے جوڑوں کے ساتھ رہیں گے۔ اللہ کی رضا حاصل ہو گی۔ ہر خواہش پوری ہو گی۔ ہمیشہ کے لئے ہو گی۔ اللہ اُن سے راضی ہو گا اور وہ اللہ اُن سے راضی ہونگے۔ جن کو اللہ کی رضا ملے گی اُس انسان کو اور کیا چاہئے؟

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ (یہ) ایسے لوگ (ہیں) جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیجئیے۔ (۱۶) (اور وہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور راست باز ہیں اور (اللہ کے سامنے) فروتنی کرنے والے ہیں اور (مال) خرچ کرنے والے ہیں اور اخیر شب میں (اُٹھ اُٹھ کر) گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔

یہ کن کو ملے گی؟ اُن کی خصوصیات بیان کی جارہی ہیں۔ ان کی دعائیں بخشش کی ہوتی ہیں۔ اور ان کی خوبیاں کونسی ہیں؟

قنوت میں عاجزی بھی ہے اور مسلسل نیکی کرتے رہنا بھی ہے۔ یہ نہیں کہ خوشی ملی تو اللہ کے احکام بھول گئے اور غم میں مصلّے پر بیٹھ گئے۔ نیکی کر کے فخر نہیں کرتے بلکہ عاجزی کرتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ سحری کے وقت اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اللہ کو پکارتے ہیں۔ یعنی پانچ نمازوں کے علاوہ تہجد کے وقت اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُن کو پتا ہے اللہ تعالیٰ اُس وقت آسمانِ دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور کہتے ہیں؛

هَلۡ مِنۡ دَاعٍ فَأَسۡتَجِيبَ لَهُ؟ هَلۡ مِنۡ سَائِلٍ فَأُعۡطِيَهُ؟ هَلۡ مِنۡ مُسۡتَغۡفِرٍ فَأَغۡفِرَ لَهُ؟

ہے کوئی جو مجھ سے دعا مانگے اور میں قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے مانگے اور میں اُسے عطا کروں۔

ہے کوئی جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اُسے بخش دوں۔

یعنی اللہ تو ہمیں عطا کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم خود ہی توجہ نہیں دیتے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں راہ دکھلائیں کسے؟ رہروِ منزل ہی نہیں

ان آیات میں اللہ نے اس دنیا میں جینے کا ڈھنگ بھی بتا دیا۔ اللہ نے دنیا میں چیزیں بنائیں اور ہمارے دل میں اُن کی محبت ڈال دی۔

زُيِّنَ سے پتا چلتا ہے کہ ان چیزوں کو اس لئے خوبصورت بنایا گیا کہ ہمیں اچھی لگیں۔ زینت کسی چیز کا خوبصورت لگنا۔ دو طرح کی ہے۔ ظاہری خوبصورتی، مادی خوبصورتی۔ جیسے آسمان اور چاند ستارے حسین ہیں۔

وَلَقَدۡ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيحَ۔۔۔:سورۃ الملك:2

اور ہم نے قریب کے آسمانوں کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے آراستہ کر رکھا ہے۔۔

دوسری اعتقادی خوبصورتی۔ وَلَكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيۡكُمُ الۡإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمۡ :سورۃ حجرات:7

۔۔۔اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اسکو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا۔۔۔

اللہ نے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے۔ جیسے ماں کو اپنا بچّہ پیارا لگتا ہے۔ جس سے محبت ہوتی ہے وہ حسین لگتا ہے۔

حُبُّ الشَّهَوٰتِ۔ چیزوں کی محبت ڈال دی۔ جیسے آپ کا گھر، گاڑی۔ ایک محبت وہ جو دوسرے کی بھی اچھی لگے۔ یہاں وہی مُراد ہے۔ کہ وہ چیز چاہے اپنی ہے یا نہیں پھر بھی اچھی لگے۔ جیسے دوسرے کے زیور، کپڑے۔ فرنیچر۔ گھر۔

کچھ لوگوں کو چیزیں خریدنے اور جمع کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ سامان کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں۔

وہ جو کہتے ہیں کہ الٰہی مجھ سے جُدا نہ ہو اُلفتِ لیلیٰ۔۔

یعنی اللہ نے چیزوں کی محبت دل میں ڈالی ہے۔ کیوں ڈالی ہے؟

نمبر 1: تاکہ دنیا کا نظام چلے۔ باپ بچوں کے لئے کماتا ہے۔ ماں بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ اللہ نے اس دنیا کو چلانا تھا۔ میاں بیوی میں کشش رکھ دی تو اولاد پیدا ہوئی۔ پھر دولت کی محبت رکھ دی تاکہ کمائیں اور خرچ چلائیں۔ ضرورت کے مطابق جائز ہے۔ تو اہم بات یہ ہے کہ ان تقاضوں کو دبا کر رکھا جائے۔ اللہ کی محبت اور اللہ کے احکام و شریعت کو اوپر رکھا جائے۔ ہماری ترجیح اللہ اور رسول کی اطاعت ہو۔ دنیا صرف ضرورت کے مطابق ہو۔ یعنی گاڑی دے دی لیکن بریک اور اسٹئیرنگ ویل ہمارے ہاتھ میں ہے۔ نہ تو رہبانیت اختیار کی جائے اور نہ ہی اللہ کی حدود توڑی جائیں۔ ہنسنا، کھانا، پینا، خوش رہنا جائز ہے۔ چُست اور ہوشیار رہیں۔ اچھا پہنیں۔ اپنے آپ کو تروتازہ رکھیں۔

فطرت اور شریعت کے تقاضے اوپر رکھیں۔ یہ نہیں کہ میک اَپ کر لیا اور نماز نہ پڑھی۔

نفس کشی یا نفس کنٹرول۔ سو نفس کُشی کا نہیں کہا جارہا۔ نفس کنٹرول کرنے کہا جارہا ہے۔

نفس ایک منہ زور گھوڑے کی طرح ہے۔ اُس کو قابو میں رکھیں۔

نمبر2: تاکہ ہمیں آخرت کی نعمتوں کا ذائقہ چکھائے۔ اب ہمیں معلوم ہے کہ کہ جنّت میں اچھے کھانے ملیں گے۔ ہمارا نفس اچھے کھانے، زیور، بہترین لباس اور اچھی آرام گاہ کی طلب کرتا ہے۔

ہمارے دل میں بہترین چیزوں کے لئے چاہ ہے۔ اللہ نے ہمیں یہ ایک ذائقہ چکھایا ہے اور اَصل میں ہمارے لئے ان سے کہیں بہترین چیزیں سنبھال کر رکھی ہیں۔ جو انشاء اللہ ہمیں جنّت میں ملیں گی۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾

سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لیے خزانۂ غیب میں موجود ہے یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ملا ہے۔(۱۷) سورۂ سجدہ

یہ جو ہمیں والدین، خاوند اور بچوں کے رشتے اور ان کی محبت ملی ہے یہ بھی ہمارے لئے اَصل محبت کا صرف ذائقہ چکھایا گیا ہے۔ اَصل رشتے ہمیں جنّت میں ملیں گے۔ انشاء اللہ نیک اولاد اور والدین جنّت میں بھی مل جائیں گے اور کوئی فاسق رشتے دار جنّت میں یاد ہی نہیں آئے گا۔

اگر ہمارا کوئی رشتے دار جنّت میں نہ جاسکا تو وہاں ہمیں اُن سے محبت ہی نہیں رہے گی اور اللہ آپ کو وہاں بہترین ساتھی دے گا۔

نمبر3: یہ سب کچھ دے کر ہمارا امتحان لیا گیا ہے۔

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾

ہم نے زمین پر کی چیزوں کو اس کے لیے باعث رونق بنایا تا کہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے۔ سورۃ الکھف

اور پھر اللہ فرماتے ہیں؛

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ﴿٢﴾

جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔ سورۃ الملک

عام حالات میں نیکی کرنا آسان ہوتا ہے لیکن جب اللہ کی طرف سے آزمائش آتی ہے تو پھر پتا چلتا ہے کون اللہ کی خاطر نیکی کر رہا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ؛

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا (46) مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہے اور جو اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں۔۔۔

یعنی امتحان ہے۔ آزمائش ہے۔ ادھر شوہر ناراض ہوتا ہے اُدھر اللہ ناراض ہوتا ہے۔ ایک طرف جنّت ہے دوسری طرف گھر والے ہیں۔ ایک طرف اولاد ہے ایک طرف نبی پاکؐ کا حکم ہے۔ تو دیکھ لیں کس کو راضی کرنا ہے، اللہ کو راضی کرنا ہے؟ جنّت یا دُنیاداری؟

نمبر4: ہمیں شُکر گزار بنانے کے لئے ان چیزوں کی محبت ہمارے دِل میں ڈالی گئی۔

اللہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی نعمتوں کی قدر کریں۔ پیاس میں جب پانی پیتے ہیں تو کیسے منہ سے شکرا لحمدُللہ نکلتاہے۔ افطاری کے وقت کیسے اللہ کی نعمتوں کی قدر ہوتی ہے۔ ہمارے پاس صبر کے اتنے موقع نہیں آتے جتنے شکر کے آتے ہیں۔ غم تو کبھی ہی آتا ہے لیکن زیادہ تر تو ہم خوش ہی ہوتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ تو ہمیں اللہ شکر گزار بندہ بنانا چاہتا ہے۔

نمبر5: اللہ کی یہ نعمتیں ہمارے لئے کرنسی ہیں۔ اللہ نے ہمیں یہ چیزیں اس لئے عطا کی ہیں کہ ہم ان کو استعمال کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیاں اور اَجر کما سکیں۔ اللہ ہمیں یہ نعمتیں اس لئے دیتا ہے کہ ان کو اللہ کی راہ میں لگا دیں۔ اولاد کو صدقہ جاریہ بنالیں۔ مال دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔ اپنے وقت کو اللہ کی راہ میں لگائیں۔ اپنی صلاحیتوں اور خوبیوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔

اللہ کی دی ہوئی نعمتوں اور چیزوں سے محبت جائز ہے۔ فطری ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس میں ایک توازن قائم رکھیں۔